یہ دنیا دارُالاسباب ہے لہذا مناسب اسباب اختیار کرکے اللہ پر تَوَکُّل کرو

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ، حَثَّنَا عَلَى الْأَخْذِ بِالْأَسْبَابِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(**وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**)(١).

برادرانِ اسلام! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اس دنیا کو دارُالاسباب بنایا ہے عام حالات میں یہاں کامیابی کیلئے آدمی کو مثبت اور مناسب سبب اختیار کرنا پڑتا ہے اسی لئے باری تعالی نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دین ودنیا کی کامیابی کیلئے مناسب وسائل استعمال کریں پھر اس پر تَوَکُّل اور بھروسہ کریں یہی نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معروف سنت ہے،اور علما وحکما اور سلف صالحین کی محبوب خصلت ہے یعنی یہ حضرات اپنے تمام معاملات میں اپنے خالق ومالک کے عطا کردہ وسائل اختیار کرتے پھر اس پر تَوَکُّل کرتے نیز اپنے

(١) المائدة: ٨.

معاشرے کی بھلائی اور کامیابی کیلئے مناسب اسباب استعمال کرتے اور انسانیت کی عافیت اور سلامتی کیلئے پوری کوشش فرماتے اسی کو حقیقی توکّل کہتے ہیں اور یہی اللہ رب العزت کا نظام ہے چنانچہ اس نے حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کی حفاظت کیلئے سبب اختیار کرنے کی تاکید کی تھی اور لوگوں کی نجات کیلئے ایک کشتی بنانے کا حکم دیا تھا: (فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا)(١). پس ہم نے ان کی طرف وَحُی کی کہ ہماری نگرانی میں اور ہماری وَحُی کے مطابق کشتی بناؤ، تو انہوں نے ایک طویل و عریض کشتی بنائی اور حفاظت کا سبب اختیار کیا پھر اللہ کی رحمت اور اس کی توفیق شامل حال رہی پس وہ اور ان کے ساتھی طوفانی موجوں میں بالکل محفوظ رہے اسی طرح سورۂ کہف میں باری تعالی نے حضرت ذوالقرنین کے بارے میں فرمایا: (إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا* فَأَتْبَعَ سَبَبًا)(٢). واقعہ یہ ہیکہ ہم نے اُنہیں زمین میں اقتدار بخشا تھا اور اُنہیں ہر کام کے وسائل عطا کیے تھے سو وہ ایک راستے پر چل پڑے، حضرت ذوالقرنین کے ایک مقرب بندے تھے جن کو باری تعالی نے علم و حکمت سے نوازا تھا اور قوت وقدرت ،مال واسباب وغیرہ ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال فرمایا تھا انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدردانی کی اور مال واسباب کو اللہ کی بندوں کی حفاظت وراحت کیلئے استعمال کیا چنانچہ

---

(١) المؤمنون: ٢٧.
(٢) الكهف: ٨٤- ٨٥.

ایک بار کسی قوم پر ان کا گُذر ہوا تو ان لوگوں نے اپنی حفاظت کیلئے ان سے ایک دیوار بنانے کی درخواست کی تو حضرت ذوالقرنین نے ان لوگوں کو اپنے پاس موجود قوت وسبب اختیار کرنے کا حکم دیا اور محنت و عمل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان سے فرمایا: (فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا)[١]. پس تم لوگ قوت کے ذریعے میرا تعاون کرو تو میں تمھارے اور انکے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادوں، بہرحال حضرت ذوالقرنین کا علم اور تجربہ اور قوم کی محنت و مشقت ایک ساتھ جمع ہوگئی اور سب نے مناسب أسباب اختیار کیا تو دیوار کی تعمیر کے سلسلے میں ان کی مہم کامیاب ہوگئی اور حضرت ذوالقرنین نے مشترکہ محنت اور مناسب اسباب سے قوم کو امن واماں عطا کردیا، اور رحمت الہی سے وہ لوگ یاجوج ماجوج کے شر وفساد سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئے

مناسب اسباب کے بعد اللہ پر توکُّل کرنے والو! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ

نے اسی نہج پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی تھی آپ ﷺ نے ان کو محنت وعمل کے بعد اللہ پر توکُّل کا حکم دیا تھا اور مادی اور روحانی دونوں اسباب اختیار کرنے کی تعلیم دی تھی چنانچہ ایک صاحب نے رسول رحمت ﷺ سے دیافت کیا یا رسولَ اللہ: میں اپنی اونٹنی کو کھلی چھوڑ دوں اور اللہ پر توکُّل اور بھروسہ کروں؟ یا پہلے اس

---

(١) الكهف: ٩٥.

[٣] یہ دنیا دارُالاسباب ہے لہذا مناسب اسباب اختیار کرکے اللہ پر توکُّل کرو

کو باندھوں پھر توَکُّل کروں؟ تو آپ ﷺ نے ان کو سبب اختیار کرنے کی تعلیم دی اور فرمایا: «اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ»[1]. اس کو باندھو پھر اللہ پر توَکُّل اور بھروسہ کرو، آپ ﷺ نے ایک دوسرے صاحب کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ»[2]. اپنی نفع بخش چیزوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں رہو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور پست ہمت نہ بنو یعنی اپنے جائز مقاصد کو حاصل کرنے میں محنت ومشقت کرو اور توفیق خداوندی سے سلامتی اور کامیابی کے اسباب وسائل کام میں لاؤ اور لاچار اور پست حوصلہ نہ بنو. یااللہ! تمام معاملات میں ہم کو اپنی مدد اور توفیق سے نواز دے دونوں جہان میں کامیابی اور سلامتی عطا کر دے، اور ہم کو خیر وبرکت سے مالا مال فرما دے ***

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) صحيح ابن حبان (٧٣١) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ.
(٢) مسلم: ٢٦٦٤.

٤ یہ دنیا دارُ الاسباب ہے لہٰذا مناسب اسباب اختیار کر کے اللہ پر توَکُّل کرو

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ نے اپنی امت کو یہ ہدایت فرمائی ہے اگر خدانخواستہ کسی کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کو دعائے شِفا کے ساتھ ساتھ اپنے مرض کا بَروقت اور مناسب علاج کرنا چاہیے اور بطور سبب کے صِحَّت وعافیت کیلئے دوا کو استعمال کرنا چاہیے چنانچہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے سوال کیا کہ: یارسول اللہ: کیا ہم بیماریوں کا علاج کیا کریں؟ یعنی اس میں کچھ مضائقہ اور ممانَعت تو نہیں ہے ؟ تو آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوَوْا»(١). ہاں: اللہ کے بندو! بیماریوں کا علاج کیا کرو، صِحَّت وتندرستی اور خیریت وعافیت کے اسباب میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم وِزارت صحت کی ہدایات کی پابندی کریں، اور ادارۂ حفظان صحت نیز تمام متعلقہ اداروں کی تعلیمات پر عمل کریں، حفظانِ صحت کے اصولوں کو فالو کریں اور تمام حفاظتی تدابیر کا پورا پورا لحاظ رکھیں یہ ہماری شرعی ذمہ داری اور قومی فریضہ ہے. آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہیکہ اِلٰہَ العٰلمِیۡن: طبی تعلیمات

---

(١) أبو داود: ٣٨٥٥، والبخاري في الأدب المفرد: ٢٩١. واللفظ له.

یہ دنیا دارُالاسباب ہے لہذا مناسب اسباب اختیار کرکے اللہ پر توکُّل کرو

وہدایات پر ہمارے لئے عمل آسان کردے اور کوروناوغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرمادے*** *

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا.**

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِنَا بِفَضْلِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

نوٹ: اقامت کے بعد خطیب کو مندرجہ ذیل اعلان کرنا ہے

برادرانِ اسلام! شدید گرمی یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے اگر بغیر جوتے کے نماز پڑھنا دشوار ہو تو مسجد کے باہر، پاک وصاف جوتے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

---

[6] یہ دنیا دارُالاسباب ہے لہذا مناسب اسباب اختیار کرکے اللہ پر توکّل کرو